احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

C.P.L 29 ٹیلی فون نمبر 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

ہفتہ 19 جون 2004ء 1425 ہجری - 19 احسان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 134

حضرت صفیہؓ سے شادی

جب خیبر فتح ہوا تو جو عورتیں جنگی قیدیوں کے طور پر آئیں ان کو دستور کے مطابق مختلف مسلمان خاندانوں کے سپرد کیا گیا۔ ان میں یہودی سردار حی بن اخطب کی بیٹی صفیہ بھی تھیں۔ وہ بھی جنگ میں قتل ہو گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی کہ صفیہ کو کسی عام آدمی کے سپرد کر دیا گیا ہے وہ سردار کی بیٹی ہے اس لئے اسے سردار کے گھر آنا چاہئے۔ چنانچہ رسول اللہؐ نے حضرت صفیہؓ کو اپنے عقد میں لے لیا۔

(صحیح بخاری کتاب الصلوۃ باب فی الفخذ حدیث نمبر 358)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود جب کسی سفر پر جانے لگتے تو عموماً مجھے فرما دیتے تھے۔ کہ ساتھ جانے والوں کی فہرست بنالی جائے۔ اور ان دنوں میں جو مہمان قادیان آئے ہوئے ہوتے۔ ان میں سے بعض کے متعلق فرما دیتے تھے۔ کہ ان کا نام لکھ لیں۔ اور اوائل میں حضرت صاحب انٹر کلاس میں سفر کیا کرتے تھے۔ اور اگر حضرت بیوی صاحبہ ساتھ ہوتی تھیں تو ان کو اور دیگر مستورات کو زنانہ تھرڈ کلاس میں بٹھا دیا کرتے تھے۔ اور حضرت صاحب کا یہ طریق تھا۔ کہ زنانہ سواریوں کو خود ساتھ جا کر اپنے سامنے زنانہ گاڑی میں بٹھاتے تھے۔ اور پھر اس کے بعد خود اپنی گاڑی میں خدام کے ساتھ بیٹھ جاتے تھے۔ اور جس اسٹیشن پر اترنا ہوتا تھا۔ اس پر بھی خود زنانہ گاڑی کے پاس جا کر اپنے سامنے حضرت بیوی صاحبہ کو اتارتے تھے۔ مگر دوران سفر میں سٹیشنوں پر عموماً خود اتر کر زنانہ گاڑی کے پاس دریافت حالات کے لئے نہیں جاتے تھے۔ بلکہ کسی خادم کو بھیج دیا کرتے تھے۔ اور سفر میں حضرت صاحب اپنے خدام کے آرام کا بہت خیال رکھا کرتے تھے۔ اور آخری سالوں میں حضور عموماً ایک سالم سیکنڈ کلاس کمرہ اپنے لئے ریزرو کروالیا کرتے تھے۔ اور اس میں حضرت بیوی صاحبہ اور بچوں کے ساتھ سفر فرماتے تھے۔ اور حضور کے (رفقا) دوسری گاڑی میں بیٹھتے تھے۔ مگر مختلف سٹیشنوں پر اتر اتر کر وہ حضور سے ملتے رہتے تھے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ حضور الگ کمرے کو اس خیال سے ریزرو کروالیتے تھے کہ تاکہ حضرت والدہ صاحبہ کو علیحدہ کمرہ میں تکلیف نہ ہو۔ اور حضور اپنے اہل وعیال کے ساتھ اطمینان کے ساتھ سفر کر سکیں۔ نیز آخری ایام میں چونکہ حضرت مسیح موعود کے سفر کے وقت عموماً ہر سٹیشن پر سینکڑوں ہزاروں زائرین کا مجمع ہو جاتا تھا۔ اور ہر مذہب وملت کے لوگ بڑی کثرت کے ساتھ حضور کو دیکھنے کے لئے جمع ہو جاتے تھے۔ اور مخالف و موافق ہر قسم کے لوگوں کا مجمع ہوتا تھا۔ اس لئے بھی کمرہ کا ریزرو کروانا ضروری ہوتا تھا۔ تاکہ حضور اور حضرت والدہ صاحبہ وغیرہ اطمینان کے ساتھ اپنے کمرے کے اندر تشریف رکھ سکیں۔ اور بعض اوقات حضور ملاقات کرنے کے لئے گاڑی سے باہر نکل کر سٹیشن پر تشریف لے آیا کرتے تھے۔ مگر عموماً گاڑی ہی میں بیٹھے ہوئے کھڑکی میں سے ملاقات فرمالیتے تھے۔ اور ملنے والے لوگ باہر سٹیشن پر کھڑے رہتے تھے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں جس سفر میں حضرت اماں جان حضور کے ساتھ نہیں ہوتی تھیں۔ اس میں میں حضور کے قیام گاہ میں حضور کے کمرے کے اندر ہی ایک چھوٹی سی چار پائی لے کر سو رہتا تھا۔ تاکہ اگر حضور کو رات کے وقت کوئی صورت پیش آئے۔ تو میں خدمت کر سکوں۔ چنانچہ اس زمانہ میں چونکہ مجھے ہوشیار اور فکر مند ہو کر سونا پڑتا تھا۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ حضرت صاحب مجھے کوئی آواز دیں، اور میں جاگنے میں دیر کروں۔ اس لئے اس وقت سے میری نیند بہت ہلکی ہو گئی۔ اور حضرت مسیح موعود اگر کبھی مجھے آواز دیتے تھے اور میری آنکھ نہ کھلتی تھی۔ تو حضور آہستہ سے اٹھ کر میری چار پائی پر بیٹھ جاتے تھے۔ اور میرے بدن پر اپنا دست مبارک رکھ دیتے تھے۔ جس سے میں جاگ پڑتا تھا۔ اور سب سے پہلے حضور وقت دریافت فرماتے تھے۔ اور حضور کو جب الہام ہوتا تھا۔ حضور مجھے جگا کر نوٹ کروا دیتے تھے۔ چنانچہ ایک رات ایسا اتفاق ہوا۔ کہ حضرت نے مجھے الہام لکھنے کے لئے جگایا۔ مگر اس وقت اتفاق سے پاس کوئی قلم نہیں تھا۔ چنانچہ میں نے ایک کوئلہ کا ٹکڑا لے کر اس سے الہام لکھا۔ لیکن اس وقت کے بعد سے میں ہمیشہ باقاعدہ پنسل یا فونٹین پین اپنے پاس رکھنے لگا۔"

(ذکر حبیب ص 317)

ربوہ میں الفضل کی توسیع اشاعت

ربوہ کے محلہ جات میں درج ذیل نمائندگان کو روزنامہ الفضل کی توسیع اشاعت کیلئے مقرر کیا گیا ہے۔

1۔ مکرم ملک مبشر احمد صاحب یاور اعوان 2۔ مکرم محمد شریف صاحب (ر) اسٹیشن ماسٹر 3۔ مکرم منور احمد بجہ صاحب 4۔ مکرم محمد طارق سہیل صاحب۔

تمام احباب جماعت اور صدران محلہ سے درخواست ہے کہ ان سے بھرپور تعاون فرمائیں۔ ادارہ الفضل ممنون ہوگا۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں پانی اور بجلی کمیاب ہو گئے

آج کے دور میں انسان کی بنیادی ضرورتوں میں پانی اور بجلی سرفہرست ہیں۔ موسم گرما کی شدت اور حبس کے دنوں میں یہ ضرورت کئی گنا زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ مگر امسال ربوہ میں یہ دونوں چیزیں کمیاب بلکہ بعض جگہ نایاب ہیں۔

ربوہ پاکستان کے پرامن شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ یہاں کے عوام نے کبھی احتجاج کے لئے جلسے جلوسوں اور توڑ پھوڑ کا راستہ اختیار نہیں کیا۔ ان کا دارومدار محض پرامن درخواستوں اور اپیلوں پر ہے۔ امسال پانی کی عدم دستیابی گزشتہ برسوں کی نسبت بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ جن محلہ جات میں پانی کی کبھی کمی نہیں ہوتی تھی وہ اب بوند بوند کو ترس رہے ہیں۔ اس نازک صورت حال میں اہل ربوہ حکومت پاکستان، متعلقہ حکام اور انتظامیہ سے یہ پرزور اپیل کرتے ہیں۔ کہ ان کو پانی کے اس مسئلہ سے جلد از جلد نکالا جائے اور پانی کی بحالی کے انتظامات کو تیز تر کیا جائے۔

اسی طرح بجلی کی بندش، تعطل اور وولٹیج میں کمی سے بہت مشکلات کا سامنا ہے۔ پیشگی اطلاع کے بغیر گھنٹوں کے حساب سے بجلی بند کر دی جاتی ہے، دن میں کئی مرتبہ بجلی کے تعطل اور وولٹیج کی کمی کے باعث الیکٹرک کی اشیاء میں خرابی اور دیگر مسائل کا سامنا ہے۔ ربوہ کے عوام اس شدید موسم میں ان مسائل کو حل کرنے اور یہ خرابیاں مستقل پیمانے پر دور کرنے کی متعلقہ حکام سے اپیل کرتے ہیں۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 305)

رضا بالقضاء کے انوار سے چہرہ مبارک پر شگفتگی

حضرت قاضی ظہور الدین اکمل صاحب نے فرمایا ’’صاحبزادہ مبارک احمد کو بار ہا میں نے دیکھا جب وہ مدرسے پڑھنے آتے پیچھے پیچھے دادی مرحومہ (والدہ مولوی شادی خان صاحب خادمہ اہل بیت) ان کا بستہ اٹھائے بہت بھولی بھالی پیاری پیاری شکل تھی۔ جب صاحبزادہ صاحب بیمار ہوئے تو حضور ان کی تیمارداری میں تحت مصروف رہے۔ ایک روز میں نے حضور کی زیارت اس کمرے میں کی۔ جہاں آج کل حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رہتے ہیں۔ اس کمرے کے اندر سے سیڑھیاں اوپر کو جاتی تھیں۔ وہاں سے حضور نازل ہوئے۔ یہی ایک دن ہے جب میں نے حضور کے چہرۂ مبارک پر کچھ زردی دیکھی چند مشتاقان جمال سے مصافحہ کیا۔ اور بغیر کچھ فرمانے کے چلے گئے۔

صاحبزادہ مبارک احمد فوت ہو گئے۔ تریاق القلوب کا وہ حوالہ کہ چھوٹی عمر میں خدا تعالیٰ کی طرف مراجعت ہو گی معاً میرے سامنے آیا۔ اور میں نے حضرت مفتی صاحب کو کتاب دی کہ حضور میں پیش کریں۔

دفن کے لئے جب جنازہ مقبرہ بہشتی میں لے جایا جانے والا تھا تو مستری حسن دین صاحب سیالکوٹی نے اس جگہ جہاں آج کل پختہ پل ہے۔ پانی پر سے گزرنے کے لئے سکول کے بنچوں کا ایک پل بنا دیا۔ حضور اسے دیکھ کر خوش ہوئے۔ کہ احباب کو تکلیف سے بچا لیا۔ **مقبرہ سے واپسی کے بعد حضور کے چہرۂ مبارک پر اس قدر شگفتگی کے آثار تھے کہ جیسے کوئی شہنشاہ کے حضور نذر گزران کر اس کی قبولیت کی خبر پر خوش ہوتا ہے۔**‘‘

(الحکم 21 مئی 1924ء صفحہ 7)

زہد و قناعت کی ایک جھلک

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی تحریر فرماتے ہیں۔

’’ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے شیخ حامد علی مرحوم کو جو دن رات آپ کی خدمت میں رہتے تھے اور جن کی نسبت آپ نے فرمایا تھا کہ حامد علی جیسا کہ اب دنیا میں میرے ساتھ ہے اسی طرح بہشت میں میرے ساتھ ہو گا۔ امرتسر کسی کام کے لئے روانہ فرمایا۔ چونکہ میں یوں تو ہمیشہ خدمت میں رہتا تھا۔ مگر خدمت کے طور سے مجھ سے کام نہیں لیتے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور شیخ حامد علی تو امرتسر چلے گئے رات کو آپ کو تکلیف ہو گی۔ میرا جی چاہتا ہے کہ رات کو بھی آپ کی خدمت مبارک میں رہوں۔ اور جو کام آپ کے ہوں وہ بخوشی دل سے کروں مدتوں میں آج تمنا پوری ہوئی۔ فرمایا بہت اچھا۔ پھر میں بعد نماز عشاء اس کا تہیہ کر کے بیت مبارک کی چھت پر پہنچا۔ اس زمانہ میں ایک عشرہ کے لئے ایک چلہ کیا تھا اور وہ چلہ ایک خاص کام کے لئے دعا کا تھا۔ جب میں پہنچا تو فرمایا صاحبزادہ صاحب آ گئے ہیں میں نے عرض کیا آ گیا۔ آپ ٹہلتے رہے۔ اور کچھ دعائیں وغیرہ پڑھتے رہے پھر آپ نے کلام مجید یعنی حمائل ہاتھ میں لی اور مغربی منارہ پر لالٹین رکھ کر پڑھتے رہے درمیانی اور باریک آواز سے۔ میں بیٹھا رہا کہ جب کوئی کام حضرت اقدس فرمائیں گے میں کروں گا۔ خواہ تمام رات جاگنا پڑے۔ لیکن آپ نے مجھے کوئی کام نہ فرمایا۔ آپ نے اپنا کرتہ اتارا اور تہ بند باندھا۔ گرمیوں کے دن تھے فرش (بیت) پر لیٹ گئے اس پر بوریا (چٹائی) یا جانماز کچھ نہیں تھی۔ اور سیدھے لیٹ گئے۔ ہاتھ پیر پھیلا دیئے اور فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں بغیر چارپائی کے نیند نہیں آتی اور کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ ہمیں تو خوب خدا کے فضل سے زمین پر نیند آتی ہے اور ہاضمہ میں بھی کوئی فتور نہیں ہوتا۔ میں آپ کے پیر دبانے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب رات بہت چلی گئی سو جاؤ تمہیں بہت تکلیف ہوئی ہمارے کام تو چلے ہی جاتے ہیں اور ہمیں کام ہی کیا ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے کوئی تکلیف نہیں ہے۔ بہت بہت سفر کئے پہاڑی ملک میں جانا پڑا بدن سدھا ہوا ہے۔ پھر فرمایا تم تو پیر ہو۔ پیروں کو تو عادت ہوتی ہے کہ بغیر چارپائی اور عمدہ بستر کے نیند نہیں آتی۔ میں نیچے سے تمہارے واسطے چارپائی اور بستر گدگدا اچھا سا لاتا ہوں۔ میں یہ سن کر خوف زدہ ہو گیا اور کانپنے لگا کہ ایسا نہ ہو کہ آپ یہ تکلیف گوارا کریں۔ میں نے عرض کیا کہ حضور مجھے زمین پر سونے کی واقعی عادت ہے کیونکہ چھ چھ ماہ اور سال سال بھر بھر کی چلہ کشیاں کی ہیں۔ چارپائی کا نشان بھی نہیں ہوتا تھا اور قادیان میں تو عموماً چارپائی پر کم لیٹنا پڑتا ہے اور حضور ایک تھوڑی سی بات کے واسطے تین منزل سے نیچے جائیں اور بوجھ لاویں مجھے یہ منظور نہیں اور نیز میرے والد صاحب شاہ حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم جو حضور کے دعوے سے پہلے گزر گئے انہوں نے بھی یہ عادت ڈال دی ہے اکثر زمین پر سلاتے اور سردیوں میں حالانکہ سب کچھ تھا گرم کپڑے نہ بنا کر دیتے اگر کوئی کہتا تو فرماتے کہ فقیری اور آرام طلبی جمع نہیں ہو سکتیں۔ حضرت اقدس .... یہ سن کر خوش ہو گئے فرمایا .... **ایسا ہی چاہئے اور احباب کو ایسا ہی کرنا چاہئے کہ آرام طلبی نہ ہو** .... ہمارا جی چاہتا ہے کہ ہمارے دوست و احباب ایسے بن جاویں کہ گویا فرشتے ہیں اور ابھی آسمان سے اترے ہیں یہ دنیا میں ہوں مگر نہ ہوں‘‘

(الحکم 21 مئی 1924ء)

قرآں کو یاد رکھنا

اے دوستو پیارو! عقبےٰ کو مت بسارو　　کچھ زادِ راہ لے لو، کچھ کام میں گزارو
دنیا ہے جائے فانی دل سے اسے اتارو
یہ روز کر مبارک سبحٰن من یرانی

جی مت لگاؤ اس سے دل کو چھڑاؤ اس سے　　رغبت ہٹاؤ اس سے بس دور جاؤ اس سے
یارو! یہ اژدہا ہے جاں کو بچاؤ اس سے
یہ روز کر مبارک سبحٰن من یرانی

قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہ عرفاں　　جو اس کے پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضاں
ان پر خدا کی رحمت جو اس پہ لائے ایماں
یہ روز کر مبارک سبحٰن من یرانی

ہے چشمۂ ہدایت جس کو ہو یہ عنایت　　یہ ہیں خدا کی باتیں ان سے ملے ولایت
یہ نور دل کو بخشے دل میں کرے سرایت
یہ روز کر مبارک سبحٰن من یرانی

قرآں کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا　　فکر معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا
اکسیر ہے پیارے صدق و سداد رکھنا
یہ روز کر مبارک سبحٰن من یرانی

(درثمین)

’’وسعِ مکانک‘‘

خدا کی تم جماعت ہو
رویوں کو صحیح کر لو
چلی آتی ہے اک دنیا
’’مکانوں کو وسیع کر لو‘‘

ارشاد عرشی ملک

پبلشر آغا سیف اللہ‘ پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

اے عبداللطیف! تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا

شیخ عجم حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف آف کابل کے سوانح حیات

مرحوم نے مر کر میری جماعت کو ایک نمونہ دیا ہے اور درحقیقت میری جماعت ایک بڑے نمونہ کی محتاج تھی

محترم سید میر مسعود احمد صاحب مرحوم

قسط نمبر 11۔ آخر

صبر واستقلال کا نمونہ

مولوی عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کا نمونہ دیکھ لو کہ کس صبر اور استقلال سے انہوں نے جان دی ہے۔ ایک شخص کو بار بار جان جانے کا خوف دلایا جاتا ہے اور اس سے بچنے کی امید دلائی جاتی ہے کہ اگر تو اپنے اعتقاد سے بظاہر توبہ کردے تو تیری جان نہ لی جاوے گی مگر انہوں نے موت کو قبول کیا اور حق سے روگردانی پسند نہ کی۔ اب دیکھو اور سوچو کہ اسے کیا کیا تسلی اور اطمینان خداتعالیٰ کی طرف سے ملتا ہوگا کہ وہ اس طرح پر دنیا و مافیہا پر دیدہ دانستہ لات مارتا ہے اور موت کو اختیار کرتا ہے۔ اگر وہ ذرا بھی توبہ کرتے تو خدا جانے کیا کچھ اس کی عزت کرنی تھی۔ مگر انہوں نے خدا کیلئے تمام عزتوں کو خاک میں ملایا اور جان دینی قبول کی۔ کیا یہ حیرت کی بات نہیں کہ آخر دم تک اور سنگساری کے آخری لحات تک ان کو مہلت توبہ کی دی جاتی ہے اور وہ خوب جانتے تھے کہ میرے بیوی بچے ہیں، لاکھ ہا روپے کی جائیداد ہے، دوست یار بھی ہیں۔ ان تمام نظاروں کو پیش چشم رکھ کر اس آخری موت کی گھڑی میں بھی جان کی پروانہ کی۔

آخر ایک سرور اور لذت کی ہوا ان کے دل پر چلتی تھی جس کے سامنے یہ تمام فراق کے نظارے ہیچ تھے۔ اگر ان کو جبراً قتل کردیا جاتا اور جان کے بچانے کا موقعہ نہ دیا جاتا تو اور بات تھی............مگر ان کو بار بار موقعہ دیا گیا باوجود اس مہلت ملنے کے پھر موت اختیار کرنی بڑے ایمان کو چاہتی ہے"۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 196)

قابل تقلید نمونہ

وہ ایک اسوۂ حسنہ چھوڑ گئے ہیں.................

عبداللطیف صاحب مقید تھے زنجیریں ان کے ہاتھ پاؤں میں پڑی ہوئی تھیں۔ مقابلہ کرنے کی ان کو قوت نہ تھی اور بار بار جان بچانے کا موقعہ دیا جاتا تھا۔ یہ اس قسم کی شہادت واقع ہوئی ہے کہ اس کی نظیر تیرہ سو سال میں ملنی محال ہے۔ عام معمولی زندگی کا چھوڑنا محال ہوا کرتا ہے۔ حالانکہ ان کی زندگی ایک متنعم کی زندگی تھی۔ مال، دولت، جاہ و ثروت سب کچھ موجود تھا۔ اور اگر وہ امیر کا کہنا مان لیتے تو ان کی عزت اور بڑھ جاتی۔ مگر انہوں نے ان سب پر لات مار کر اور دیدہ دانستہ بال بچوں کو کچل کر موت کو قبول کیا۔ انہوں نے بڑا تعجب انگیز نمونہ دکھلایا ہے۔ اور اس قسم کے ایمان کو حاصل کرنے کی کوشش ہر ایک کو کرنی چاہئے۔ جماعت کو چاہئے کہ اس کتاب (تذکرۃ الشہادتین) کو بار بار پڑھیں اور فکر کریں اور دعا کریں کہ ایسا ہی ایمان حاصل ہو"

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 233)

"ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ جب تک وہ بزدلی کو نہ چھوڑے گی اور استقلال اور ہمت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ہر ایک راہ میں ہر مصیبت و مشکل کے اٹھانے کے لئے تیار نہ رہے گی وہ صالحین میں داخل نہیں ہوسکتی...............

صاحبزادہ عبداللطیف کی شہادت کا واقعہ تمہارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ تذکرۃ الشہادتین کو بار بار پڑھو اور دیکھو کہ اس نے اپنے ایمان کا کیسا نمونہ دکھایا ہے اس نے دنیا اور اس کے تعلقات کی کچھ بھی پروا نہیں کی۔ بیوی یا بچوں کا غم اس کے ایمان پر کوئی اثر نہیں ڈال سکا۔ دنیوی عزت اور منصب اور تنعم نے اس کو بزدل نہیں بنایا۔ اس نے جان دینی گوارا کی مگر ایمان کو ضائع نہیں کیا۔ عبداللطیف کہنے کو مارا گیا یا مر گیا مگر یقیناً سمجھو کہ وہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا۔ اگرچہ اس کو بہت عرصہ صحبت میں رہنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ لیکن اس تھوڑی مدت میں جو وہ یہاں رہا اس نے عظیم الشان فائدہ اٹھایا اس کو قسم قسم کے لالچ دیئے گئے کہ اس کا مرتبہ و منصب بدستور قائم رہے گا مگر اس نے اس عزت افزائی اور دنیوی مفاد کی کچھ بھی پروا نہیں کی۔ ان کو ہیچ سمجھا۔ یہاں تک کہ جان جیسی عزیز شئے کو جو انسان کو ہوتی ہے اس نے مقدم نہیں کیا بلکہ دین کو مقدم کیا جس کا اس نے خداتعالیٰ کے سامنے وعدہ کیا تھا کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔

میں بار بار کہتا ہوں کہ اس پاک نمونہ پر غور کرو کیونکہ اس کی شہادت یہی نہیں کہ اعلیٰ ایمان کا ایک نمونہ پیش کرتی ہے بلکہ یہ خداتعالیٰ کا عظیم الشان نشان ہے جو اور بھی ایمان کی مضبوطی کا موجب ہوتا ہے کیونکہ براہین احمدیہ میں 23 برس پہلے سے اس شہادت کے متعلق پیشگوئی موجود تھی۔ وہاں صاف لکھا ہے۔ شاتان تذبحان (۔)۔ کیا اس وقت کوئی منصوبہ ہوسکتا تھا کہ 23 یا 24 سال بعد عبدالرحمٰن اور عبداللطیف افغانستان سے آئیں گے اور پھر وہاں جا کر شہید ہونگے............ یہ خداتعالیٰ کا کلام ہے جو عظیم الشان پیشگوئی پر مشتمل ہے اور اپنے وقت پر آ کر یہ نشان پورا ہوگیا۔

اس سے پہلے عبدالرحمٰن جو مولوی عبداللطیف شہید کا شاگرد تھا، سابق امیر نے قتل کرا دیا محض اس وجہ سے کہ وہ اس سلسلہ میں داخل ہے اور یہ سلسلہ جہاد کے خلاف ہے اور عبدالرحمٰن جہاد کے خلاف تعلیم افغانستان میں پھیلاتا تھا۔ اور اب اس امیر نے مولوی عبداللطیف کو شہید کرا دیا۔ یہ عظیم الشان نشان جماعت کے لئے ہے"۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 255)

"ہمارے دو معزز دوست کابل میں شہید ہو چکے ہیں۔ انہوں نے وہاں کوئی بغاوت نہیں کی، خون نہیں کیا اور کوئی سنگین جرم نہیں کیا۔ صرف یہ کہا کہ جہاد حرام ہے............ وہ نہایت نیک، راستباز اور خاموش تھے۔ مولوی عبداللطیف صاحب تو بہت ہی کم گو تھے مگر کسی خودغرض نے جا کر امیر کابل کو کہہ دیا اور انہیں ان کے خلاف بھڑکایا کہ یہ شخص جہاد کا مخالف ہے اور آپ کے عقائد کا مخالف ہے۔ اس پر وہ ایسی بے رحمی سے قتل ہوئے کہ سخت سے سخت دل بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور اس امر پر غور کرکے کہ وہ کیا گناہ تھا جس کے بدلے میں وہ قتل کئے گئے بے اختیار ہر شخص کو کہنا پڑے گا کہ یہ سخت ظلم ہے جو آسمان کے نیچے ہوا ہے"

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 133)

اشعار حضرت مسیح موعود

ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 329 میں مندرج عربی اشعار کا ترجمہ یہ ہے:

بہت سے بندے ایسے ہیں جنہوں نے اپنی جان پر مجھ کو اختیار کرلیا۔ یہاں تک کہ ڈرائے گئے اور قتل کئے گئے۔ اور ہمارے گروہ میں سے مولوی عبداللطیف ہیں کیونکہ اس نے اپنے صدق کا نور ایسا دکھلایا کہ اس کے صدق سے لوگ حیران ہو گئے۔ خدا ہم سے اس جوان کو بدلہ دے۔ وہ اپنی جان خدا کی راہ میں دے چکا۔ پس سوچ اور فکر کر۔ یہ وہ بندے ہیں کہ مون سون ہوا کی طرح ان کا وجود ہوتا ہے۔ جب آتے ہیں پس ساتھ ہی بارش رحمت کی آتی ہے۔ کیا تو ان کے سوا کوئی اور لوگ ابدال جانتا ہے۔ کیونکہ وہ لوگ وہ لوگ ہیں جن پر پتھر چلائے گئے۔ پس انہوں نے استقامت اختیار کی اور ان کی جمعیت باطنی بحال رہی۔

اسی طرح فرمایا:

"جس سلسلہ میں عبداللطیف شہید جیسے صادق اور ملہم خدا نے پیدا کئے جنہوں نے جان بھی اس راہ میں قربان کردی اور خدا سے الہام پا کر میری تصدیق کی ایسے سلسلہ پر اعتراض کرنا کیا یہ تقویٰ میں داخل ہے۔ ایک پارسا طبع صالح اہل علم کا ایک جھوٹے انسان کے لئے اس قدر عاشقانہ جوش کب ہوسکتا ہے؟

صاحبزادہ مولوی عبداللطیف شہید نے اپنے خون کے ساتھ سچائی کی گواہی دی............ عبداللطیف شہید مرحوم وہ صادق اور متقی خدا کا بندہ تھا جس نے خدا کی راہ میں نہ اپنی بیوی کی پرواہ کی نہ بچوں کی نہ اپنی جان عزیز کی۔ یہ لوگ ہیں جو حقانی علماء ہیں جن کے اقوال واعمال پیروی کے لائق ہیں جنہوں نے اخیر تک خدا کی راہ میں اپنا صدق نباہ دیا"

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 210 تا 212 مطبوعہ لندن)

حضرت مسیح موعود کی فارسی نظم کے چند اشعار

آں جواں مرد و حبیب کردگار
جوہر خود کرد آخر آشکار
نقد جاں از بہر جاناں باختہ
دل ازیں فانی سرا پرداختہ
پر خطر ہست ایں بیابان حیات
صد ہزاراں اژدھائش در جہات
صد ہزاراں آتشے تا آسماں
صد ہزاراں سیل خونخوار و دماں
صد ہزاراں فرسخے تا کوئے یار
دشت پرخار و بلائش صد ہزار

بنگر ایں شوخی ازاں شیخ عجم
ایں بیاباں کرد طے از یک قدم
ایں چنیں باید خدا را بندۂ
سر بپے دلدار خود افگندۂ
او بپے دلدار از خود مردہ بود
از پے تریاق زہرے خوردہ بود
تا نہ نوشد جام ایں زہرے کسے
کے رہائی یابد از مرگ آں خسے
زیر ایں موت است پنہاں صد حیات
زندگی خواہی بخور جام ممات
بیں کہ ایں عبداللطیف پاک مرد
چوں پے حق خویشتن برباد کرد
جاں صدق آں دلستاں را دادہ است
تا کنوں در سنگہا افتادہ است
ایں بود رسم و رہ صدق و وفا
ایں بود مردان حق را انتہا
از پے آں زندہ از خود فانی اند
جاں فشاں بر مسلک ربانی اند
فارغ افتادہ ز نام و عز و جاہ
دل زکف و ز فرق افتادہ کلاہ
دور تر از خود بہ یار آمیختہ
آبرو از بہر روئے ریختہ
ذکر شاں ہم می دہد یاد از خدا
صدق ورزاں در جناب کبریا

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 60 تا 62)

اخبار الحکم میں خبر

حضرت نالہ نمید انم کہ چون است
ہمیں بینم کہ عنوانش بہ خون است

معزز ناظرین الحکم اس خونی خبر کے سننے کے لئے ہرگز تیار نہ ہونگے جو ہم ان کو سوگوار اور معاً امید افزا دل کے ساتھ سناتے ہیں۔

اگرچہ یہ خبر ایک عرصہ سے اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ لیکن ہم نے مزید تحقیقات اور تصدیق کے خیال سے اس وقت تک خاموشی اختیار کی اور اب جب کہ پورے طور پر اس خبر کی تصدیق ہو چکی ہے۔ ہم اس کی اشاعت کی جرأت کرتے ہیں۔

عالی جناب اخوندزادہ مولانا مولوی عبداللطیف صاحب، رئیس اعظم خوست شیخ اجل افغانستان اور سرآمدہ علماء کابل کے نام سے ہمارے ناظرین بخوبی واقف ہیں۔ مولوی صاحب موصوف اپنے علم و فضل تقویٰ و طہارت، ورع اور خدا ترسی کے لئے کابل اور اس کے نواح میں ایک مشہور و معروف عالم تھے۔ یہاں تک کہ دربار کابل میں آپ کی جو عزت اور عظمت تھی اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ امیر عبدالرحمٰن کے مرض الموت میں وہ حاضر تھے اور موجودہ امیر صاحب کے سر پر تاج شاہی رکھتے وقت حاضر۔ غرض اپنے ملک، اپنی قوم، اپنے فرمانروا کی نظر میں ہر طرح سے عزت اور خصوصیت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ان کو حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود کی شناخت عطا فرمائی اور صدق دل اور پوری ارادت و نیاز مندی کے ساتھ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی عزت بخشی...... آپ حضرت امام الملۃ کے حضور حاضر بھی ہوئے۔ دارالامان میں وہ ایک مدت تک رہے اور حضرت اقدس کی پاک تعلیم سے مستفید ہوئے...... آخر آپ دارالامان سے ایک پاک جوش اور عقیدت کے ساتھ اپنے وطن مالوف کو تشریف لے گئے اور دربار کابل کے سر برآوردہ اور ذمہ دار حکام اور آفیسرز کو انہوں نے وہ پاک اور راحت بخش پیغام پہنچایا جو زمینی نہیں بلکہ آسمانی تھا۔ اس پیغام میں چونکہ وہ شہزادہ امن (مہدی) کی دعوت پر مشتمل تھا مولوی صاحب موصوف نے اپنے ملک میں جہاد کی حرمت کے فتویٰ کی بھی اپنی تقریروں کے ذریعہ اشاعت کی۔ کیونکہ مسیح موعود کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یضع الحرب کے پاک الفاظ میں بیان کی۔

اس پاک تعلیم کی اشاعت پر سرزمین کابل کے میڈ ملاؤں نے جن کے سر میں جہاد کے خیالات خام کی کھچڑی پکتی رہتی ہے ایک شور مولوی صاحب موصوف کے خلاف پیدا کر دیا۔ یہاں تک کہ امیر کابل نے باوجود اس عزت و احترام کے جو وہ مولوی صاحب موصوف کی اپنے دل میں رکھتے تھے۔ مولوی صاحب موصوف کو گرفتار کر لیا اور آخر ان...... ملاؤں نے اخوندزادہ صاحب موصوف کے سنگسار کرنے کا حکم اور فتویٰ دے دیا اور ملاؤں کے محکوم امیر نے اس کو منظور کر لیا اور اس طرح پر ہمارے معزز و محترم بھائی مولوی عبداللطیف صاحب خدا تعالیٰ کے اس وعدہ کے مطابق جو بہت عرصہ پیشتر براہین احمدیہ کے صفحہ 510 پر درج ہے شہید ہو گئے......

حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود نے اس شہادت کے متعلق ایک عظیم الشان رسالہ تذکرۃ الشہادتین کے نام سے لکھا ہے"۔

(الحکم 24 نومبر 1903ء)

کتابیات

(1) کتب سیدنا حضرت مسیح موعود
(2) سیرت المہدی مصنفہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب
(3) اخبارات سلسلہ احمدیہ۔ البدر، الحکم۔
(4) شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ اول مصنفہ سید احمد نور صاحب کابلی
(5) شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ دوم مشتمل برروایات مولوی عبدالستار خان صاحب معروف بہ بزرگ صاحب۔
(6) عاقبۃ المکذبین حصہ اول مصنفہ جناب قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت احمدیہ صوبہ سرحد 1936ء
(7) رجسٹر روایات رفقاء (قلمی مسودات)
(8) قلمی مسودہ مشتمل برروایات صاحبزادہ ابوالحسن قدسی صاحب، سید احمد نور صاحب، مولوی محمد شاہزادہ خان صاحب، مولوی شان محمد صاحب (1947ء)
(9) تاریخ احمدیت افغانستان مصنفہ سید محمود احمد صاحب افغانی۔ غیر مطبوعہ 1993ء
(10) "Under the Absolute Amir" by Mr Frank A. Martin. London 1907
(11) "The Pathans" by Sir Olaff Caroe. Oxford University Press 1977
(12) تذکرۃ المہدی۔ مصنفہ حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب۔
(13) تاریخ احمدیہ سرحد۔ مرتبہ جناب قاضی محمد یوسف مطبوعہ 1959ء۔

تبصرہ

مجلس انصاراللہ برطانیہ کا علمی و تربیتی مجلّہ

انصارالدین۔ مسیح موعود نمبر

شمارہ۔ مارچ 2004ء (پہلا شمارہ)
مدیر اعلیٰ۔ ڈاکٹر شمیم احمد
مدیر (اردو)۔ محمود احمد ملک
مدیر (انگریزی)۔ ندیم وِنڈرمین

خدا کے فضل سے دنیا بھر میں جماعتی اردو، انگریزی اور دیگر زبانوں میں اخبارات و رسائل کی وسیع پیمانہ پر اشاعت ہو رہی ہے۔ اور دن بدن ان کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ مجلس انصاراللہ برطانیہ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں اپنا تعلیمی و تربیتی ماہوار رسالہ شائع کرنے کی توفیق ملی ہے اس کا پہلا شمارہ مارچ 2004ء میں شائع ہوا ہے جو مسیح موعود نمبر ہے۔

سرورق پر سیدنا حضرت مسیح موعود کی خوبصورت تصویر اور پس ورق پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ افریقہ کے لئے روانگی سے قبل بیت الفضل لندن میں دعا کا منظر، صدر مملکت گھانا کی طرف سے قصر صدارت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال اور اراکین مجلس انصاراللہ یو۔ کے کی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے ساتھ باتصویر جھلکیاں پیش کی گئی ہیں۔

زیر نظر شمارہ کا اردو حصہ 27 صفحات اور انگریزی حصہ 25 صفحات گویا مجموعی طور پر 52 صفحات پر مشتمل ہے جو آرٹ پیپر پر نہایت خوبصورت طباعت کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔

اردو انگریزی دونوں حصے قرآن کریم۔ احادیث نبویہ۔ ارشادات حضرت مسیح موعود۔ رسالہ کے اجراء پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے پیغامات۔ حضرت مسیح موعود کا عشق رسول از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور اداریہ "23 مارچ" پر مشتمل ہے۔

علاوہ ازیں اردو حصہ میں شرائط بیعت۔ حضرت مسیح موعود کی مہمان نوازی از مکرم عبدالمنان طاہر صاحب۔ حضرت مسیح موعود کی قبولیت دعا کے روح پرور واقعات پر مشتمل مضمون "اعجاز مسیحائی" از محمود احمد ملک صاحب۔ حضرت مسیح موعود کا عشق رسول از مکرم رشید احمد ارشد صاحب۔ حضرت مسیح موعود کے متعلق غیروں کی آراء از ڈاکٹر شمیم احمد صاحب۔ انصار ڈائجسٹ مرتبہ مکرم محمود احمد ملک صاحب۔ ساؤتھ ریجن میں جلسہ یوم مصلح موعود کی رپورٹ۔ جلسہ سالانہ برطانیہ 2004ء مجلس انصاراللہ برطانیہ کا اجتماع 2004ء اور انصاراللہ چیرٹی واک کے اعلانات شامل ہیں۔

انگریزی حصہ میں رسالہ کے اجراء پر مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ اور دیگر عہدیداروں کے پیغامات مہدی کے آسمانی نشانات از مکرم مطیع اللہ درد صاحب، پہلی بیعت از مبارک احمد ساقی صاحب۔ "مسیح موعود۔ آخری زمانہ کا مصلح" از مکرم خلیل الرحمٰن ملک صاحب۔ "موعود اقوام عالم کی آمد" از مکرم لئیق احمد طاہر صاحب شامل ہیں۔ نیز مجلس شوریٰ منعقدہ 13 دسمبر 2003ء بمقام بیت الفتوح اور یوم مصلح موعود (لندن ریجن) کی رپورٹس اور بیت الفتوح کے اہم کوائف دیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجلّہ کے عملہ کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے محنت کے ساتھ یہ خوبصورت رسالہ تیار کیا ہے۔ (ع۔س۔خان)

وقف عارضی ہر احمدی کا فرض ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

"وقف عارضی کی ضرورت بہت ہے۔ بات یہ ہے کہ جماعت کا ایک حصہ بھول گیا ہے کہ افراد جماعت خود مربی سلسلہ ہیں اور مربیوں کی تعداد میں جو تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے وہ کافی نہیں۔ جماعت سمجھتی ہے کہ اصلاح و ارشاد کا کام مربیوں کا ہے حالانکہ ہر احمدی کو بڑی توجہ کے ساتھ اصلاح و ارشاد کا کام کرنا چاہئے۔ یہ توجہ پیدا کرنے کے لئے اور جماعت میں اصلاح و ارشاد کا شوق پیدا کرنے کے لئے میں نے عارضی وقف کی سکیم جاری کی ہے۔ اس میں روحانی فوائد بھی ہیں اور جسمانی فوائد بھی"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1966ء)

مکرم میجر عبدالحمید صاحب سابق مربی امریکہ

احباب جماعت کے غیر معمولی اخلاص اور مالی قربانی کا مظاہرہ

بیت فضل عمر ڈیٹن امریکہ کی تعمیر

فوج سے ریٹائر ہونے کے بعد خاکسار کو انگلینڈ، امریکہ اور جاپان میں مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی حیثیت سے خدمت سرانجام دینے کے مواقع حاصل ہوئے۔ امریکہ میں اوہایو کے شہر ڈیٹن میں چار سال تک خدمت سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ اس عرصہ میں خاکسار کی نگرانی میں بیت فضل عمر ڈیٹن تعمیر ہوئی۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے جو نشانات ظاہر ہوئے وہ انتہائی ایمان افروز ہیں ان میں سے بعض امور کو احباب جماعت کے افادہ کے لیے احاطہ تحریر میں لایا جاتا ہے تا کہ وہ بھی اس روحانی لذت سے مستفیض ہوں۔

سو گزارش ہے کہ یہ عاجز انگلینڈ میں ایک سال فریضہ دعوت الی اللہ ادا کرنے کے بعد مرکز کی ہدایات کے ماتحت 2 مئی 1963ء کو امریکہ کے لیے روانہ ہوا۔ وہاں اس وقت صوفی عبدالغفور صاحب مشنری انچارج تھے۔ واشنگٹن جو جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کا مرکز ہے وہاں پندرہ روز گزارنے کے بعد مجھے ڈیٹن (اوہایو) میں بطور مربی خدمت سرانجام دینے کے لیے ارشاد ہوا۔ غالباً 18 یا 19 مئی 1963ء کو Grey Hound Bus کے ذریعہ ڈیٹن پہنچا۔ وہاں محترم جناب عبدالقدیر صاحب بستی کے اڈہ پر مجھے لینے کے لیے تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ کا لباس انتہائی سادہ تھا اور ایک بہت پرانی جناح کیپ پہنے ہوئے تھے۔ آپ کی عمر 84 برس کے لگ بھگ تھی۔ آپ بذریعہ بس مجھے برادر ولی کریم صاحب مرحوم کے مکان واقعہ 633 رینڈ الف اسٹریٹ لے گئے ان کے مکان کے ایک کمرہ میں میری رہائش کا بندوبست تھا اور اسی مکان کے ایک کمرے میں بطور کرایہ دار برادر عبدالقدیر صاحب رہائش پذیر تھے۔

برادرم ولی کریم مرحوم اور ان کی اہلیہ صاحبہ، سسٹر ولی کریم ہر ایک کی عمر 70/75 سال کے لگ بھگ تھی۔ برادر ولی کریم نہایت ہی خوش اخلاق انسان تھے اور جماعت احمدیہ کے بارے میں وہ بھی اور عبدالقدیر مرحوم بھی والہانہ محبت اور اخلاص رکھتے تھے۔ برادر ولی کریم صاحب پھیپھڑوں کی خرابی کی وجہ سے اکثر بیمار رہتے تھے لیکن پھر بھی باہمت انسان تھے چھوٹا موٹا کام ہاتھ سے کرتے تھے۔ انہوں نے اپنا مکان زندگی میں ہی ہماری جماعت کے لیے وقف کیا ہوا تھا۔ ان کی اپنی اولاد کوئی نہیں تھی لہٰذا انہوں نے وصیت باقاعدہ طور پر رجسٹری کی ہوئی تھی کہ جب تک میاں بیوی زندہ رہیں گے اس مکان میں رہیں گے ان کے مرنے کے بعد وہ مکان انجمن احمدیہ کی ملکیت ہو جائے گا۔ مکان کے ساتھ ہی بیت الذکر کے لیے ایک پلاٹ بھی تھا جو برادر ولی کریم مرحوم ہی نے دیا ہوا تھا۔ اس پر میرے وہاں جانے سے بہت عرصہ پہلے ایک Basement تعمیر شدہ تھا جس میں جماعت احمدیہ ڈیٹن کے ممبر نمازیں وغیرہ پڑھا کرتے تھے۔ Basement کے اوپر ایک عارضی سا کمرہ بنا ہوا تھا جس میں بہت پرانا سامان store کیا ہوا تھا۔ اسے خالی کرا کے میرے لیے دفتر بنایا گیا۔ سیکنڈ ہینڈ قالین اور سیکنڈ ہینڈ کرسیاں میز دفتر میں رکھ دی گئیں کچھ معمولی قسم کے پردے لگائے گئے۔ ایک نہایت پرانا چھت کا پنکھا برادر ولی کریم صاحب نے کہیں سے حاصل کر کے دیوار پر لگا دیا۔ وہ پنکھا جب چلتا تو Rattling کی آواز آتی۔ اور ہوا سے قالین کی مٹی اڑتی تھی۔ چونکہ اس وقت ڈیٹن کی جماعت نہایت غریب تھی اور جو جماعت کے کاموں میں دلچسپی لیتے تھے وہ چند بوڑھے بوڑھے مرد اور عورتیں تھیں۔ جو کچھ ان سے میسر آیا انہوں نے نہایت اخلاص سے پیش کر دیا۔

ڈیٹن آنے سے پہلے چوہدری غلام یٰسین صاحب نے مجھے تحریک کی تھی کہ میں وہاں پر بیت الذکر تعمیر کرنے کے لیے مرکز کو لکھوں چنانچہ میں نے سب سے پہلا کام جو کیا وہ یہی تھا۔ میں نے محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی خدمت میں لکھا کہ بیت الذکر کے لیے نہایت عمدہ جگہ ڈیٹن کی جماعت کے پاس موجود ہے مرکز اگر روپیہ فراہم کردے تو وہاں بیت الذکر تعمیر کی جاوے۔ اس بیت الذکر کی تعمیر کے لیے تخمینہ طلب کرنے کی ہدایت موصول ہوئی۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ صرف تعمیر پر مبلغ 45000 ڈالر خرچ آئیں گے میں نے مرکز کو اس تخمینہ سے آگاہ کر دیا۔ بعد میں امریکہ کے باقی مشنوں سے مشورہ کرنے پر معلوم ہوا کہ ڈیٹن چونکہ زیادہ اہم شہر نہیں تھا لہٰذا مرکز نے یہ فیصلہ کیا کہ بیت شکاگو میں بنائی جائے وہاں بھی ایک پرانی سی بلڈنگ اور ایک پلاٹ بیت الذکر کے لیے جماعت کے پاس موجود تھا۔

جب یہ فیصلہ آیا تو میں نے مرکز سے اجازت لے کر جماعت ڈیٹن کے احباب کو جمع کیا۔ یہ احباب گنتی کے لحاظ سے آٹھ دس ہی تو تھے انہیں میں نے بتلایا کہ میں نے تعمیر بیت الذکر کے لیے مرکز کو سفارش کی تھی مگر مرکز نے مشورہ کے بعد فیصلہ کیا کہ بیت شکاگو میں بنے۔ ڈیٹن میں فی الحال نہیں۔ یہ کہہ کر جوش کے ساتھ میں نے تقریر کی اور بتلایا کہ آپ صرف ارادہ کریں کہ ہم بیت الذکر بنائیں گے تو خدا تعالیٰ غیب سے سامان پیدا کر دے گا۔ میں نے اللہ اکبر کی تفسیر کرتے ہوئے کہا کہ ہم یونہی منہ سے اللہ اکبر اللہ اکبر نماز میں نہیں کہتے بلکہ فی الواقعہ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ زندہ ہے اور سب سے بڑا ہے میری اس تقریر کے بعد برادر ولی کریم صاحب اٹھے اور کانپتے ہوئے ہونٹوں سے انہوں نے فرمایا۔ ترجمہ: میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر کوئی اور شخص بیت الذکر کی تعمیر کے کام میں میری مدد نہیں کرے گا تو میں خود یہ بیت تعمیر کر دوں گا۔ اللہ اکبر۔

یہ الفاظ کہہ کر وہ زار و قطار رو پڑے۔ آپ کا اس جذبہ سے قسم کھانا تھا کہ برادر عبدالقدیر صاحب مرحوم نے کہا میں ایک ہزار ڈالر چندہ دوں گا۔ اس کے بعد سسٹر امتہ الالٰہی نے کہا کہ میرے پاس لجنہ اماء اللہ کے مبلغ ایک سو ڈالر پڑے ہیں وہ رقم بیت فنڈ میں دیتی ہوں۔ برادر عبدالحق صاحب نے فرمایا میرے پاس خدام الاحمدیہ کے مبلغ 60 ڈالر پڑے ہیں میں وہ رقم بیت فنڈ میں دیتا ہوں۔

کچھ دنوں کے بعد برادر ولی کریم نے مجھے کہا میجر صاحب مجھے اور میری بیوی کو جہاں ہم کہتے ہیں کار پر لے چلو۔ میں لے گیا۔ مجھے ایک دکان سے باہر چھوڑ کر دونوں میاں بیوی دوکان کے اندر گئے وہاں سے ایک ہزار ڈالر لا کر مجھے دیے وہ ایک یہودی کی دکان تھی۔ مجھے معلوم تھا کہ ان کے پاس کوئی رقم جمع نہیں ہے۔ پھر میں ان کے اخلاص اور قربانی کے جذبہ کو دیکھ دیکھ کر سخت حیران تھا اب میرا حوصلہ بڑھ گیا۔ بیت کی تعمیر کے لیے میونسپل کمیٹی کے دفتر میں پرمٹ کے لئے درخواست دے دی۔ پہلے تو اجازت نہیں ملی مگر بعد میں جب اجازت ملی تو برادر ولی کریم صاحب وفات پا چکے تھے۔ ان کی وفات پر ان کے متعلق ایک مضمون الفضل کے لیے لکھ رہا تھا کہ سامنے برادر عبدالقدیر صاحب مرحوم بیٹھے تھے، انہیں میں نے وہ مضمون ترجمہ کر کے انگریزی میں سنایا اور ساتھ ہی کہا کہ جس نے بیت کی تعمیر کی قسم کھا کر ذمہ داری لی تھی وہ تو فوت ہو گئے اور اب اس ذمہ داری کو پورا کرنا ہمارا کام ہے۔ یہ کہہ کر میں نے تحریک کر دی کہ وہ کچھ اور رقم دیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک ہزار ڈالر مزید دینے کا وعدہ کر دیا۔ بعد میں میں انہیں تحریک کرتا رہا کہ اگر آپ کے پاس بنک میں کوئی رقم موجود ہو تو اس نیک کام کے لیے سب کی سب ادا کر دیں۔ چنانچہ آہستہ آہستہ تحریک کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ مبلغ 4 ہزار ڈالر مزید انہوں نے دے دیے۔ اس طرح مبلغ 6 ہزار ڈالر جو سب سے زیادہ چندہ بنتا ہے انہوں نے دیئے۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ امریکہ نے مبلغ ایک ہزار ڈالر دیے۔ باقی احباب میں سے کسی نے ایک سو ڈالر تو کسی نے دو سو ڈالر چندہ دینا شروع کیا۔ تعمیر کے لحاظ سے موصول شدہ رقوم کچھ زیادہ نہ تھیں مگر اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے میں نے کام شروع کر دیا۔ بیت الذکر کی تعمیر کے لیے بہترین سامان خرید لیا اور اپنی نگرانی میں مستری اور مزدور لگا کر کام شروع کر دیا۔ کام کی کبھی روزانہ ڈائری کبھی ہفتہ وار ڈائری مرکز کو بھیج دیتا۔ ایک دن مرکز کی طرف سے بغیر میری درخواست کے مبلغ 5 ہزار ڈالر کا چیک مل گیا۔ کل 16500 ڈالر (سولہ ہزار پانصد ڈالر) میں نہ صرف بیت الذکر کی تعمیر مکمل ہوگئی بلکہ ایک دفتر بھی تیار ہو گیا۔ اور رنگ روغن نہایت خوبصورت۔ پردے نہایت خوبصورت، قالین، تین سو کے قریب نئی کرسیاں نئے میز پنکھے۔ کتابیں رکھنے کے شیلف۔ ٹیلیفون۔ ٹیپ ریکارڈر۔ کمرہ کو گرم رکھنے کا انتظام۔ بجلی کے سامان ڈبل چھت وغیرہ۔ الغرض نہایت خوبصورت بیت تیار ہو گئی۔ اب یہ اس بیت الذکر ہی کی برکت ہے کہ ڈیٹن کی جماعت نمایاں طور پر بڑھ گئی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جب امریکہ کے دورے پر تشریف لے جاتے تو واشنگٹن کے بعد سب سے پہلے ڈیٹن تشریف لے جاتے۔

(الفضل یکم دسمبر 1976ء)

ابوبکر ابن باجہ (1138ء)

اندلس کے اس عظیم المرتبت فلاسفر کی پیدائش سارا گوسا کے شہر میں ہوئی۔ آپ اسٹرانومی اور میوزک کے زبردست عالم تھے حافظ قرآن تھے لسان الدین ابن الخطیب نے آپ کو اسلامی سپین کا آخری نامور فلاسفر قرار دیا ہے۔ آپ کی چند ایک مشہور تصنیفات یہ ہیں تدبیر المتوحد، رسالۃ الوداع، کتاب الکون والفساد، کتاب الاتصال، کتاب النفس، کتاب الادویہ المفردہ، اخلاص کتاب الحوی الرازی۔ پودوں پر آپ کی تصنیف کتاب النبات کافی مشہور ہے۔ آپ کے فاضل شاگرد ابن طفیل نے بہت شہرت حاصل کی۔ گلیلیو اور نیوٹن سے صدیوں قبل آپ نے فزکس کے دو معروف قوانین بیان کیے۔

آپ کے موسیقی پر مقالے نے بہت شہرت حاصل کی، اس کے ساتھ آپ نے خود موسیقی کی سُریں بھی ایجاد کیں جو اندلس میں مقبول عام تھیں۔ آپ زمین کو کائنات کا مرکز نہ مانتے تھے جس کا پرچار قدیم یونانی عالم بطلیموس نے کیا تھا آپ نے ارسطو کی فزکس اور زوآلوجی پر کتابوں کی تفاسیر بھی عربی میں لکھیں۔ جس سے ابن رشد القرطبی نے بہت استفادہ کیا۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر 36683 میں عبدالعزیز ولد محمد یار قوم ترکھان پیشہ بڑھئی عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمت کالونی سلانوالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 15-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3700 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالعزیز ولد محمد یار رحمت کالونی سلانوالی گواہ شد نمبر 1 خضر حیات برادر موصی گواہ شد نمبر 2 سراج اشرف وصیت نمبر 24867

مسل نمبر 36684 میں بشریٰ توقیر زوجہ مرزا توقیر لیئین قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 8-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 129 گرام مالیتی -/80000 روپے۔ حق مہر وصول شدہ -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ بشریٰ توقیر زوجہ مرزا توقیر لیئین اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 بشیر الدین احمد ولد چراغ الدین صاحب اسلام آباد گواہ شد نمبر 2 سید تنویر مجتبے وصیت نمبر 25711

مسل نمبر 36685 میں عطاء النور ناصر راجیکی ولد مولوی مبشر احمد راجیکی قوم وڑائچ جٹ پیشہ بیکار عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ سوا چھبیس مرلے مالیتی 2000000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عطاء النور ناصر راجیکی ولد مولوی مبشر احمد راجیکی دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد یونس بھٹی ولد رحمت اللہ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 ظفر اللہ ولد میاں عطاء اللہ احمدی دارالرحمت غربی ربوہ

مسل نمبر 36686 میں عمر شہزاد ولد رانا دوست محمد قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 6-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/9 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/9 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عمر شہزاد ولد رانا دوست محمد دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عنایت اللہ خالد وصیت نمبر 13241 گواہ شد نمبر 2 چوہدری منیر احمد ولد چوہدری غلام احمد دارالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر 36687 میں محمد اختر چیمہ ولد چوہدری عطاء اللہ قوم جٹ پیشہ ریٹائرڈ پنشنر عمر 61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 18-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ سیونگ سرٹیفکیٹ مالیتی -/350000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7320 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/3500 روپے ماہوار منافع از سرٹیفکیٹ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد اختر چیمہ ولد چوہدری عطاء اللہ دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ظفر اقبال ولد عبدالرحیم خان دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 انوار الحق خان ولد عبدالرحیم خان دارالنصر غربی ربوہ

مسل نمبر 36689 میں صائمہ ناصر زوجہ ناصر اقبال خان قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 27-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 139.300 گرام مالیتی -/85000 روپے۔ حق مہر وصول شدہ -/27000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ صائمہ ناصر زوجہ ناصر اقبال خان دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ماسٹر محمد صادق ولد نذیر احمد دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 ظفر اقبال ولد عبدالرحیم خان صاحب دارالنصر غربی ربوہ

مسل نمبر 36690 میں آنسہ حمیرا زوجہ محمد احمد فہیم قوم رائے (راجپوت) پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 13 تولے مالیتی -/93970 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ آنسہ حمیرا زوجہ محمد احمد فہیم دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد اشرف خان وصیت نمبر 27524 گواہ شد نمبر 2 عبدالحق ولد محمود احمد دارالنصر غربی ربوہ

مسل نمبر 36691 میں اشتیاق احمد ولد فلک شیر قوم گوندل پیشہ دوکانداری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 21-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ رقبہ ساڑھے چار مرلے واقع دارالعلوم شرقی ربوہ مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد اشتیاق احمد ولد فلک شیر دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عامر محمود برادر موصی گواہ شد نمبر 2 فلک شیر والد موصی

مسل نمبر 36692 میں طیبہ سلیم زوجہ سلیم احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 7-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 9 تولے مالیتی -/72000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ طیبہ سلیم زوجہ سلیم احمد دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 سلیم احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 کلیم احمد ولد نصیر احمد ناصر دارالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر 36693 میں عطاء المنعم ولد عبدالرزاق بھٹی قوم بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ

جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عطاء المنعم ولد عبدالرزاق بھٹی بشیر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد علوی ولد عطاء محمد بشیر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 2 قریشی محمد اسلم والد اللہ بخش بشیر آباد ربوہ

مسل نمبر 36694 میں مبشر احمد اعجاز ولد اعجاز احمد طاہر قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 7-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مبشر احمد اعجاز ولد اعجاز احمد طاہر دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد ادریس شاہد ولد محمد اسماعیل صاحب دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 فضل حق ولد محمد ادریس شاہد دارالیمن شرقی ربوہ

مسل نمبر 36695 میں مدثر بشریٰ بنت مرزا اعجاز احمد قوم مغل پیشہ ٹیوٹر عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 7-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی قیمت موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات وزن اڑھائی تولے مالیتی -/16000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت ٹیوشن مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ مدثر بشریٰ بنت مرزا اعجاز احمد دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا مبشر احمد برادر موصیہ گواہ شد نمبر 2 مرزا اعجاز احمد والد موصیہ

مسل نمبر 36696 میں منزہ بشریٰ بنت مرزا اعجاز احمد قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 7-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی قیمت موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی سیٹ وزن اڑھائی تولے مالیتی -/20000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ منزہ بشریٰ بنت مرزا اعجاز احمد دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا اعجاز احمد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 مرزا مبشر احمد برادر موصیہ

مسل نمبر 36697 میں مصباح اعجاز بنت مرزا اعجاز احمد قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 7-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ مصباح اعجاز بنت مرزا اعجاز احمد دارالیمن گواہ شد نمبر 1 مرزا منصور احمد اعجاز ولد اعجاز احمد دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 مرزا اعجاز احمد والد موصیہ

پراسٹیٹ غدود کی سوجن کے مریض ایک ہفتہ کی دوا مفت حاصل کریں
F.B
ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
طارق مارکیٹ ربوہ فون 212750

داخلے جاری ہیں
انگلش لینگویج کورس TOEFL
IELTS کمپیوٹر کورسز
I.C.S کی ایڈوانس تیاری
MACLS کالج روڈ فون نمبر: 212088

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

- مکرم عزیز احمد صاحب مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بھانجے مکرم عدنان احمد خان صاحب ابن مکرم تنویر احمد خان صاحب کے برین کا آپریشن مورخہ 20 جون 2004ء کو لاہور میں متوقع ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپریشن کامیاب کرے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔
- مکرم محمد اکرام چوہدری صاحب ہارون سٹریٹ ڈی سی روڈ گوجرانوالہ لکھتے ہیں گزشتہ لمبے عرصہ سے میں دل کی بیماری کے علاوہ شوگر کی وجہ سے بیمار ہوں۔ستمبر 2003ء میں ڈاکٹرز ہسپتال لاہور سے انجیو گرافی اور پھر انجیو پلاسٹی کروائی تھی۔ ایک ماہ سے پھر دل کی تکلیف عود کر آئی ہے۔ ڈاکٹرز نے دل کا بائی پاس کروانے کا مشورہ دیا ہے۔ احباب جماعت سے کامیاب آپریشن کے بعد صحت وسلامتی والی زندگی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔
- مکرمہ عائشہ نفیس صاحبہ اہلیہ مکرم لئیق احمد صاحب دارالعلوم جنوبی ربوہ لکھتی ہیں کہ خاکسارہ کے والد سید بشیر احمد بخاری صاحب گردوں کے فیل ہونے کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔
- مکرم اعجاز احمد صاحب لاہور کینٹ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے برادر نسبتی چوہدری محمد اکرام صاحب ابن چوہدری محمد اسحاق صاحب مرحوم سابق مربی چین وہانگ کانگ کے دل کا اوپن ہارٹ آپریشن پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں متوقع ہے۔ آپریشن کی کامیابی اور بعد کی تکالیف سے بچنے کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔
- مکرم مرزا سلیم بیگ صاحب ٹاؤن شپ لاہور کے بیٹے مرزا اصلاح الدین بیگ صاحب کو چوٹیں آئی ہیں احباب سے جلد شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
- مکرم ڈاکٹر سلیم الدین اختر صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گزشتہ دو سال سے فالج کی وجہ سے بیمار ہیں۔احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

- مکرم رانا عزیز اللہ خاں صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی بھتیجی مکرمہ مدیحہ حفیظ صاحبہ بنت رانا حفیظ اللہ خاں صاحب کنجروڑ ضلع نارروال کا نکاح ہمراہ مکرم سلمان حسن خاں صاحب ولد رانا ذکر اللہ خاں صاحب آف کینیڈا پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم راجہ مبارک احمد صاحب مربی سلسلہ ضلع نارووال نے مورخہ 7 مئی 2004ء کو پڑھایا مکرمہ مدیحہ حفیظ رانا عبدالحمید خاں صاحب مرحوم آف راہوں ضلع جالندھر کی پوتی اور چوہدری فیض اللہ خاں صاحب آف چک نمبر 68 ج۔ب ضلع فیصل آباد کی نواسی ہے۔اسی طرح مکرم سلمان حسن خاں رانا عبدالقیوم صاحب آف فیصل آباد کا پوتا اور رانا ظہیر احمد خاں آف فیصل آباد کا نواسہ ہے۔احباب جماعت سے اس رشتہ کے جانبین کیلئے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

- مکرم محمد شفیق صاحب وکالت مال ثالث تحریک جدید ربوہ لکھتے ہیں۔خاکسار کے تایا جان مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب گردے کی تکلیف کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں آپریشن ہونے کی وجہ سے کمزوری بہت ہوگئی ہے۔احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ سے نوازے
- مکرم الطاف حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ کور پور چیمہ ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں۔میرے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب ریٹائرڈ اکاؤنٹس آفیسر کی اہلیہ کا ڈاکٹرز ہسپتال لاہور میں بائی پاس آپریشن ہوا ہے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

اعلان داخلہ

- یونیورسٹی آف دی پنجاب سینٹر فار ساؤتھ ایشین سٹڈیز قائداعظم کیمپس لاہور نے ایم فل۔پی ایچ ڈی پروگرام سیشن 2004ء میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 5 جولائی 2004ء ہے اس سلسلہ میں مزید معلومات مورخہ 14 جون 2004ء کی روزنامہ ڈان سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ (نظارت تعلیم)

ربوہ کی خوبصورت ترین جگہ پر پہاڑوں کے دامن میں واقعہ
ہر قسم کی سہولت سے آراستہ
گوندل بینکوئٹ ہال
ترقی کی طرف ایک اور قدم
شادی بیاہ ودیگر فنکشنز کیلئے خوبصورت ہال کے ساتھ مزیدار کھانوں کی ڈھیروں ڈھیر ورائٹی بکنگ کروائیں
بالمقابل بیت المبارک سرگودھا روڈ ربوہ۔فون: 04524-212758-212265

ربوہ میں طلوع وغروب 19 جون 2004ء

طلوع فجر	3:20
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:10
وقت عصر	5:11
غروب آفتاب	7:19
وقت عشاء	9:00

ملتان میں ایک سیمینار

مکرم مبشر احمد ظفر صاحب مربی ضلع ملتان لکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ ملتان نے مورخہ 15 مئی 2004 کو مکرم میجر منور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ملتان کی زیر صدارت بیت السلام میں بعد نماز مغرب ایک سیمینار منعقد کیا۔ اس سیمینار میں مکرم انیس احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ شاہ رکن عالم نے اپنا تحقیقی مقابلہ بعنوان حضرت اقدس مسیح موعود کا سفر ملتان پیش کیا۔

اس سفر کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے موصوف نے بتایا کہ اواخر اکتوبر 1897ء میں حضرت اقدس مسیح موعود بذریعہ ریل گاڑی لاہور سے ملتان تشریف لائے۔ آپ کی آمد ایک شہادت کی غرض سے تھی۔ اہل ملتان نے بعض مقامات پر نہایت شاندار طریق پہ حضور کا استقبال کیا۔ شہر کے روٴساء بھی حضور کی زیارت کیلئے حاضر ہوتے رہے۔ تین روز کا یہ سفر سرزمین ملتان کیلئے بے شمار برکات کا باعث بنا۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے اختتامی کلمات میں تاریخ سے آگاہی کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

عطیات برائے امداد طلباء

حصول علم ہمارا دینی فریضہ ہے۔ جماعت کو خدا کے فضل سے اس فریضہ کی ادائیگی کیلئے مستحق طلبہ و طالبات کی مالی معاونت کی توفیق مل رہی ہے۔ اس مقصد کیلئے نظارت تعلیم کے تحت باقاعدہ شعبہ قائم کیا گیا ہے۔ اس شعبہ کی طرف سے ہر سال سینکڑوں احمدی طلبہ کو وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ خالصۃً احباب جماعت کے عطیات سے کام کرتا ہے۔ اس کار خیر میں حصہ لے کر جماعت کے علمی تشخص کو قائم کرنے والوں اور قومی خدمت کرنے والوں میں شامل ہوں۔ اس مد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ یہ عطیات براہ راست نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوائے جاسکتے ہیں۔

صدقات بلاؤں کو ٹالنے کا ذریعہ

ابتلاؤں، بیماریوں اور پریشانیوں کو ٹالنے کا بہترین ذریعہ دعا اور صدقات ہیں۔ مریضوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم سے ان کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ اور اپنے صدقات امداد نادار مریضاں کی مد میں جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ انہی صدقات کی بدولت ہر سال ہزاروں نادار مریضوں کا مفت علاج ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خبریں

پنجاب کا ایک کھرب 80۔ارب کا ٹیکس فری بجٹ صوبہ پنجاب کے وزیر خزانہ نے آئندہ سال 05-2004 کیلئے ایک کھرب 80 ارب 2 کروڑ 13 لاکھ اور 31 ہزار روپے کا فاضل بجٹ اسمبلی میں پیش کر دیا ہے۔ بجٹ میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا۔ ترقیاتی پروگراموں کے لئے 43۔ارب روپے مختص کر دیئے گئے ہیں۔ صوبائی ملازمین کی تنخواہوں میں 15 فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ ڈاکٹروں پر عائد پروفیشنل ٹیکس کم کر کے وکلاء کے برابر ایک ہزار روپے سالانہ کر دیا گیا ہے۔ 5 مرلے کے مکان پر ٹیکس معاف ہوگا۔ جائیداد کی خرید وفروخت میں سٹمپ ڈیوٹی میں کمی کی گئی ہے۔ تمباکو کا کاروبار کرنے والے ہول سیلرز پر 2000 روپے ٹیکس ہوگا۔

پیپلز پارٹی کے رہنما قتل کراچی میں پیپلز پارٹی کے رہنما منور سہروردی کو قتل کر دیا گیا۔ وہ گاڑی پارک کر رہے تھے کہ نامعلوم کار سواروں نے فائرنگ کر دی۔ خود ہی رکشہ پر ہسپتال پہنچے اور دم توڑ دیا۔ خبر جلد ہی شہر میں پھیل گئی مشتعل افراد نے بینک اور متعدد گاڑیاں جلا دیں اور جگہ جگہ توڑ پھوڑ کی۔

بغداد میں کار بم دھماکہ عراق میں دو کار بم دھماکوں میں 6 سیکورٹی اہلکاروں سمیت 41 عراقی جاں بحق اور 138 زخمی ہو گئے ہیں جبکہ 3۔امریکی فوجی راکٹ حملے میں ہلاک ہو گئے۔

جنگجوؤں کو گھیر لیا پاکستانی سیکورٹی فورسز نے وزیرستان میں انگور اڈہ کے مقام پر غیر ملکی جنگجوؤں کو محاصرے میں لے کر نیا محاذ کھول لیا ہے۔ جس میں فضائیہ سے مدد لی جارہی ہے۔ 10 مشتبہ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ دہشت گردوں کے ٹھکانوں پر متواتر 5 گھنٹے بمباری کی گئی۔

ایٹمی تنصیبات کا معائنہ اقوام متحدہ کا ادارہ پاکستان، چین، جرمنی، فرانس اور جاپان کی ایٹمی تنصیبات کا معائنہ کرے گا۔

ایران تعاون نہیں کر رہا عالمی ایٹمی توانائی ایجنسی کے سربراہ نے کہا ہے کہ ایران عالمی ادارے سے مکمل تعاون نہیں کر رہا۔ جبکہ ایران نے اس کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ یہ الزام گمراہ کن ہے۔

10 لاکھ نئی ملازمتیں پنجاب کے وزیر خزانہ نے بجٹ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ 10 لاکھ نئی ملازمتیں دی جائیں گی۔ ہماری حکومت نے ترقیاتی سرگرمیوں کو 100 فیصد بڑھایا ہے۔

پنجاب میں 10 ڈیم بنائیں گے وزیر اعلیٰ پنجاب پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ پنجاب میں 10 نئے ڈیم بنائے جائیں گے۔ بے گھر افراد کو 5'5 مرلے کے ڈیڑھ لاکھ پلاٹ دیئے جائیں گے۔

دانا میں خودکش حملہ دانا میں سکاؤنٹس قلعہ پر غیر ملکیوں نے لدھا کے مقام پر رات ڈیڑھ بجے سے صبح 6 بجے تک فائرنگ کی۔ حملہ آور نے خود کو بم سے اڑا لیا۔ تین اہلکار بھی مارے گئے۔

تیل کی پائپ لائن تباہ بصرہ اور کرکوک میں تیل کی پائپ لائنیں دھماکے سے تباہ کر دی گئیں جبکہ شمالی آئل فیلڈز کا سیکورٹی چیف قتل کر دیا گیا۔

دہشت گردوں کے خلاف مقدمات صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ عدلیہ دہشت گردوں کے خلاف مقدمات جلد نمٹائے۔ دہشت گردوں کے بارے میں دفاعی کی بجائے جارحانہ طرز عمل کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ مسجدوں، لاؤڈ سپیکروں اور مدرسوں کے غلط استعمال اور "چندے" پر کنٹرول کیلئے فوری اقدامات کئے جائیں۔ فرقہ واریت پر مبنی پوسٹروں کی تقسیم کو روکا جائے۔

نعمانی
تیزابیت۔ خرابی ہضم۔ معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:04524-212434 Fax:213966

چاندی میں آلیس اللہ کی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
فرحت علی جیولرز اینڈ رتی ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 04524-213158

سی پی ایل نمبر 29

For Genuine TOYOTA Parts
AL-FURQAN
MOTORS PVT LIMITED
Ph:
021- 7724606
7724609
47- Tibet Centre
M.A. Jinnah Road,
KARACHI
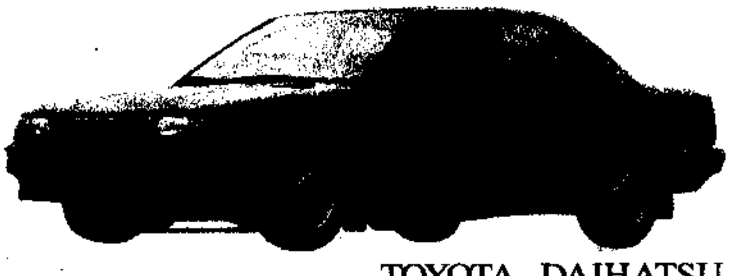
TOYOTA, DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
021- 7724606
فون نمبر 7724609
47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3